# 15
# محمد مجیب

## 15.1 تعارف

محمد مجیب بنیادی طور پر مورّخ تھے، لیکن انھیں ہم اردو ادب میں ایک اہم ڈرامہ نویس کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ انھوں نے بڑی تعداد میں مضامین بھی لکھے ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ ڈرامے پر انھوں نے اس وقت توجہ کی، جب ادب میں اس کی بے حد ضرورت تھی۔

محمد مجیب 30/ اکتوبر 1902ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محمد نسیم وکیل تھے۔ محمد مجیب نے ابتدائی تعلیم لکھنؤ کے لور یٹو کانونٹ میں حاصل کی۔ اس کے بعد دہرہ دون کے ایک پرائیویٹ اسکول سے سینئر کیمبرج کا امتحان پاس کیا۔ 1919ء میں اعلیٰ تعلیم کی غرض سے آکسفورڈ گئے، جہاں انھوں نے جدید تاریخ میں بی اے آنرز کیا۔ برلن میں ان کی ملاقات ڈاکٹر ذاکر حسین اور ڈاکٹر سید عابد حسین سے ہوئی۔ وہیں انھوں نے جرمن اور روسی زبانیں سیکھیں۔ فرانسیسی زبان وہ آکسفورڈ میں سیکھ چکے تھے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین کے ساتھ انھوں نے جامعہ ملیہ اسلامیہ میں کام کرنے کا عہد کیا۔ فروری 1926ء میں وہ ہندوستان واپس آئے اور ذاکر صاحب اور عابد صاحب کے ساتھ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے تدریسی و انتظامی امور میں مصروف ہوگئے۔ 1948ء میں ذاکر صاحب کے علی گڑھ چلے جانے کے بعد جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شیخ الجامعہ (وائس چانسلر) مقرر ہوئے۔ 20 جنوری 1985ء کو نئی دہلی میں اُن کا انتقال ہوا۔

مجیب صاحب انتظامی امور کے ساتھ تصنیف وتالیف کے کام میں برابر لگے رہے۔ اردو انگریزی میں ان کی تقریباً تینتالیس کتابیں شائع ہوئیں۔ ان کے مضامین کی تعداد دو سو سے بھی زیادہ ہے۔ مجیب صاحب نے آٹھ ڈرامے لکھے جن کے نام ہیں: کھیتی، انجام، خانہ جنگی، حبّہ خاتون، ہیروئن کی تلاش، آزمائش، دوسری شام، اور بچوں کے لیے ایک ڈراما 'آؤ ڈراما کریں'۔ مجیب صاحب سادہ اور سلیس نثر لکھتے تھے۔ ان کے مکالموں میں بول چال کا فطری انداز ہے۔ نصاب میں شامل اقتباس، مجیب صاحب کے ڈرامے ''آزمائش'' کا آخری ایکٹ ہے۔ یہ ڈراما 1857ء کے دلدوز تاریخی واقعات پر مبنی ہے۔ جنرل بخت خاں اور اس کی ہندوستانی فوجوں کی شکست ہو چکی ہے۔

ماڈیول–II

نوٹس

بہادر شاہ ظفر گرفتار کیے جا چکے ہیں۔ انگریزوں کے دہلی پر قبضے کے بعد پکڑ دھکڑ شروع ہو چکی ہے۔ رام سہائے کی بیوی بھاگ وتی نے جنگِ آزادی کی دو مجاہد خواتین سلمیٰ اور کشن کنور کو پناہ دے رکھی ہے۔ بخت خاں کے سپاہی اگرچہ ہار گئے ہیں، لیکن ان کے حوصلے پست نہیں ہوئے۔

## 15.2 آپ کیا سیکھیں گے

اس سبق کو پڑھنے کے بعد آپ:

- ڈرامے کی تعریف بیان کر سکیں گے؛
- ڈرامے کے اجزائے ترکیبی بتا سکیں گے؛
- ڈرامے میں کرداروں کی اہمیت کو جان سکیں گے؛
- ڈرامے میں مکالمے کی اہمیت کو سمجھ سکیں گے؛
- ڈرامے کی خوبی اور خامی پر روشنی ڈال سکیں گے؛
- ڈرامے کے پلاٹ کو سمجھ سکیں گے؛
- ڈرامے میں منظر نگاری کی اہمیت سے واقف ہو سکیں گے؛
- مصنف کے اسلوبِ نگارش سے واقف ہو سکیں گے۔

## 15.3 اصل متن

آیئے ڈراما 'آزمائش' کا یہ ایکٹ ایک بار پڑھ لیں۔

# آزمائش

## (آخری ایکٹ)

ڈیوٹ: پرانی قسم کا لکڑی کا چراغ دان

روہانسی: رونے پر آمادہ

(رام سہائے مل کے مکان میں ایک چھوٹا سا دالان ہے۔ رات ہو گئی ہے۔ ڈیوٹ پر ایک دیا جل رہا ہے۔ رام سہائے مل اس کی روشنی میں کھانا کھا رہا ہے۔ بھاگ وتی، اس کی بیوی آنچل سے منہ بند کیے کھڑی ہے، اس کے پنکھا جھل رہی ہے اور چپکے چپکے رو رہی ہے۔ رام سہائے مل کو اس کے رونے کا احساس نہیں ہے۔ وہ کھانا کھاتا رہتا ہے۔)

رام سہائے مل : کہو، آج پانی کافی مل گیا؟

بھاگ وتی : (روہانسی آواز میں) ابھی شام کو رام پرشاد لے آیا۔ بہت دور جانا پڑا۔ آس پاس کے کنوؤں

میں لاشیں پڑی ہیں۔

**رام سہائے مل** : رام رام، رام رام......(اس کی طرف دیکھ کر مگر تم رو کیوں رہی ہو؟)

**بھاگ وتی** : میرا بھی مرنے کو جی چاہتا ہے۔

**رام سہائے مل** : کیوں، تم کیوں بیٹھے بیٹھے جان سے بیزار ہوگئی ہو؟

**بھاگ وتی** : کیا بتاؤں؟

**رام سہائے مل** : پرماتما کا شکر کرو۔ اتنی بڑی مصیبت آئی اور گزر گئی۔ مگر ابھی بہت چوکس رہنا ہے۔ دیکھتی رہنا دروازے سے پہرے والے نہ ہٹیں۔

**بھاگ وتی** : نہیں، میں تو برابر چکر لگاتی رہتی ہوں۔

**رام سہائے مل** : اور کوئی اندر نہ آنے پائے۔ مرد، عورت، بچہ۔

**بھاگ وتی** : یہ نہیں ہوسکتا۔

**رام سہائے** : کیوں، کیا مجھے پھانسی پر لٹکوانا چاہتی ہو؟

**بھاگ وتی** : نہیں قصور ہوگا تو میرا ہوگا۔ میں کہہ دوں گی کہ میں نے آپ کو بتائے بغیر کیا ہے۔ مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ جان پہچان کی کوئی عورت یا بچہ پناہ مانگے اور میں اسے پناہ نہ دوں۔

**رام سہائے مل** : (بھاگ وتی کو دیر تک غور سے دیکھ کر) معلوم ہوتا ہے تم نے مجھے بتائے بغیر کسی کو گھر میں چھپالیا ہے، اب تو ہماری جان پرماتما کی دیا سے ہی بچ سکتی ہے......تمھارا دل اتنا کمزور ہے تو تم مجھے کیوں نہیں بلا لیتی ہو؟

**بھاگ وتی** : میں چاہتی ہوں کہ آپ کو معلوم ہی نہ ہو۔

**رام سہائے مل** : یہ کون مانے گا کہ میرے گھر میں آدمی چھپے ہیں اور مجھے معلوم نہیں۔

**بھاگ وتی** : آدمی نہیں، لاوارث عورتیں، بھوکے پیاسے بچے۔

**رام سہائے مل** : کس کی عورتیں، کس کے بچے؟

**بھاگ وتی** : یہ میں پوچھتی ہی نہیں ہوں۔

**رام سہائے مل** : پوچھا ہے اور مجھے بتانا نہیں چاہتی ہو۔ ہمارے محلے میں ایسے لوگ ہیں ہی نہیں جنھوں نے بغاوت میں حصہ لیا ہو۔ یہ عورتیں اور بچے تو باہر سے آئے ہوں گے۔ (بھاگ وتی زمین پر بیٹھ کر اور اپنا منہ بند کرکے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے) بتاؤ تو یہ ہیں کون؟ کبھی پوچھتا چھ ہو تو جواب تو دے سکوں۔ (بھاگ وتی سر ہلاتی ہے) اچھا، نہ بتاؤ (خاموشی) جب لڑائی ہو رہی تھی تو تمھاری زبان پر تین چار نام رہا کرتے تھے......بخت خاں کی آل اولاد یہاں تھی ہی نہیں، سدھاری سنگھ بھی باہر کا آدمی ہے......کیا کسی مسلمان عورت کو پناہ دی ہے......؟

لاوارث: جس کا کوئی وارث نہ ہو، بے سہارا

بغاوت: سرکشی، سر اٹھانا

آل اولاد: بال بچے

ہندو عورتوں میں تو تمھارے رانی کشن کنور سے تعلقات تھے۔ نہار سنگھ روپیہ وصول کرنے آنا چاہتا تو زمین تیار کرنے سے پہلے اسی کو بھیجتا تھا...... مگر کیا معلوم رانی بلبھ گڑھ میں ہے یا یہاں۔ بہر حال، جہاں بھی ہو، کوئی نہ کوئی اس کا پتا دے گا ضرور...... اگر نہار سنگھ کو پکڑ لیا ہے تو شاید اس کو تلاش نہ کریں۔

(بھاگ وتی پھر زور سے روتی ہے۔)

**رام سہائے مل** : پکڑ لیا ہے تو اب کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کے برابر سونا دے کر اسے مول لینا چاہو تو نہ دیں گے...... تو رانی کشن کنور نے تمھارے یہاں پناہ لی ہے...... بے چاری! (رام سہائے مل سے اب اور کھایا نہیں جاتا۔ برتن سامنے سے کھسکا دیتا ہے۔ پانی پینا چاہتا ہے مگر پیالہ دیر تک ہاتھ میں لیے رہتا ہے اور پی نہیں پاتا۔) کیا بہت رو رہی ہے؟

**بھاگ وتی** : (سر ہلا کر) نہیں، اس کا افسوس کر رہی ہے کہ جہادی عورتوں کے ساتھ میدان میں نہیں گئی اور ماری نہیں گئی۔

**رام سہائے مل** : رام رام، کیا ہمت ہے۔ اس کو اچھی طرح رکھنا۔ میں بھی کبھی اس کے درشن کروں گا...... اس کا ہمارے گھر میں رہنا کچھ ایسا خطرناک نہیں ہے۔ مسلمان عورت کی بات اور ہے۔

**بھاگ وتی** : ایک مسلمان بہن بھی ہے۔

**رام سہائے مل** : ہائے! کون؟

**بھاگ وتی** : سلمیٰ۔

**رام سہائے مل** : ارے وہی یوسف میاں کی منگیتر؟ وہ تو مورچوں پر لڑی بھی تھی۔

**بھاگ وتی** : ہاں! اس نے گھروں کی چھتوں پر سے بھی گولی چلائی۔ رانی کشن کنور بھی ان کے ساتھ بندوق چلا رہی تھیں۔ پھر وہ زخمی ہو گئی۔ رانی کشن کنور نے نہ جانے کس طرح اس کو یہاں تک پہنچایا۔ میں تو سمجھتی تھی کہ مر جائے گی، مگر اب بھلی چنگی ہے۔ سوچ رہی ہے کہ کسی طرح دلی سے نکل جائے اور بخت خاں کی فوج میں مل جائے۔ رانی کشن کنور کہتی ہیں کہ وہ بھی ساتھ جائیں گی۔

**رام سہائے مل** : دیکھو یہ نہیں ہو سکتا۔ میں اس پر تیار ہوں کہ وہ یہاں چھپی رہیں، اور جب خطرہ نہ رہے تو چپکے سے چلی جائیں۔ یہاں وہ سال بھر تک رہیں۔ مگر باہر جا کر پھر کہیں لڑائی میں شامل ہوئیں تو تم پکڑی جاؤ گی۔ اور مجھے تو ضرور پھانسی ہو جائے گی...... اور یوسف میاں کو کیا ہوا؟

**بھاگ وتی** : سلمیٰ کو کچھ معلوم نہیں۔

**رام سہائے مل** : اور تم کو معلوم ہو گا تو بتاؤ گی نہیں۔

مول لینا: خریدنا

جہادی عورتیں: جہاد کرنے والی عورتیں، مراد وہ عورتیں جنھوں نے ملک کی حفاظت کے لیے جنگ میں حصہ لیا۔

نوٹس

بھاگ وتی : سنا ہے وہ آخر وقت تک لڑتے رہے۔ اردو بازار میں کسی گورے نے ایک عورت کے ساتھ بدتمیزی کی تھی تو اسے جان سے مار دیا۔ اس میں نہ معلوم کتنے پکڑے گئے، مگر وہ نہیں تھے۔ کہتے ہیں اب اردو بازار پر گولہ باری ہوگی۔ ایک مکان بھی کھڑا نہ چھوڑا جائے گا۔

رام سہائے مل : اب پرماتما بچائے ہم سب کو۔

(ایک عورت گھبرائی ہوئی اندر آتی ہے، اس کے منہ سے بات نہیں نکلتی۔ پھر ایک ملازم آتا ہے)

ملازم : سرکار، دروازے پر چار سپاہی آئے ہیں۔ کہتے ہیں دروازہ کھولو، ہم تلاشی لیں گے۔

رام سہائے مل : میرے گھر میں نہیں آ سکتے۔ میرے پاس امان کا پروانہ ہے۔

ملازم : سرکار وہ ہماری بات نہیں مانیں گے۔

بھاگ وتی : پروانہ میرے پاس ہے۔ چلو میں دکھا دوں گی۔

رام سہائے مل : تم کہاں جاؤ گی؟

بھاگ وتی : میں نہیں جاؤں گی تو کون جائے گا؟ میں نے مشہور کر دیا ہے کہ آپ انگریز کمانڈروں سے بات چیت کر رہے ہیں، گھر پر نہیں ہیں۔

رام سہائے مل : نہیں، تم بیٹھو، میں جاتا ہوں۔

(بھاگ وتی جلدی سے دیا بجھا کر بھاگ جاتی ہے۔ رام سہائے مل اندھیرے میں بیٹھا رہتا ہے۔ کچھ دیر بعد دائیں طرف سے بھاگ وتی الٹے پاؤں چلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ چار سپاہی اسے سنگینوں سے دھمکا رہے ہیں۔ پہلا سپاہی ان کا سردار معلوم ہوتا ہے۔

پہلا سپاہی : بتا کہاں ہیں وہ دونوں؟

بھاگ وتی : (سہمی ہوئی روہانسی، مگر دبی آواز میں) یہاں کوئی نہیں چھپا ہے۔

پہلا سپاہی : یہاں دو عورتیں چھپی ہیں۔ ہمارے آدمیوں نے ان کو گولی چلاتے دیکھا، پھر وہ بھاگ کر اس گھر میں آتے ہوئے دیکھی گئیں۔ رام سرن، اس عورت کو لے جا کر دیوار کے ساتھ کھڑا کرو، باقی تین آدمی فیر کرو۔ (رام سرن بھاگ وتی کی طرف بڑھتا ہے۔)

رام سہائے مل : ارے تم لوگوں کو شرم نہیں آتی۔ ایک بے قصور عورت کو اس طرح مار رہے ہو۔

پہلا سپاہی : اچھا، لالہ جی چھپے بیٹھے ہیں، سوچا تھا لالائن ہم کو بہلا پھسلا کر رخصت کر دے گی۔ رام سرن کھڑا کرو انھیں بھی لالائن کے ساتھ۔

بھاگ وتی : (چلا کر) ارے مجھے مار ڈالو، انھیں چھوڑ دو! یہ بالکل کچھ نہیں جانتے! ارے یہ بالکل بے قصور ہیں۔

امان: پناہ

پروانہ: حکم نامہ

امان کا پروانہ: وہ حکم نامہ، جس کے ذریعہ تحفظ کی ضمانت دی جائے۔

سنگین: ایک نکیلا ہتھیار، جو بندوق پر لگایا جاتا ہے۔

فیر: فائر

نوٹس

مجرم: جرم کرنے والا

پہلا سپاہی : اچھا یہ بے قصور ہیں تو تمھیں تو معلوم ہے کہ دونوں عورتیں کہاں چھپی ہیں۔

بھاگ وتی : (ویسے ہی چلا کر) ارے انھیں چھوڑ دو! ہائے میری قسمت! یہ بالکل کچھ نہیں جانتے۔ ہائے ہائے! (اسٹیج کے دائیں طرف کے کونے سے سلمٰی اور کشن کنور اندر آتی ہیں)

سلمٰی : ان دونوں کا پیچھا چھوڑ دو، ہم آگئے ہیں، ہمیں جو سزا چاہو دے دو، سیٹھ صاحب اور ان کی بیوی بالکل بے قصور ہیں۔

پہلا سپاہی : (سلمٰی اور کشن کنور کو غور سے دیکھنے کے بعد) مجھے تو تم اسی گھرانے کی عورتیں معلوم ہوتی ہو۔

کشن کنور : ان دونوں کو چھوڑ دو۔ ہم تمھارے ساتھ چلنے پر تیار ہیں۔ شہر میں ہزاروں آدمی ہم کو پہچان لیں گے۔

پہلا سپاہی : ہاں، میں تم کو لے کر باہر چلا جاؤں اور اس دوران میں اصلی مجرم نکل جائیں

سلمٰی : تمھاری مرضی، بے گناہوں کا خون کرنا تو تمھارا کام ہی ہے۔

پہلا سپاہی : اچھا تو بتاؤ، کیا نام ہیں تمھارے؟

سلمٰی : سلمٰی

کشن کنور : کشن کنور

پہلا سپاہی : تم اپنے جرم کا اقبال کرتی ہو۔

سلمٰی : ہم نے کوئی جرم نہیں کیا۔ ہم اپنے ملک کے لیے، اپنے بادشاہ کی طرف سے لڑے ہیں۔

پہلا سپاہی : تم لڑائی میں شریک ہوئی ہو؟

سلمٰی : دل و جان سے ہم شریک ہوئے، ہم نے دوسروں کو لڑنے پر آمادہ کیا۔ ہم مورچوں پر لڑے، ہم نے دشمنوں کا مارا۔

کشن کنور : ہمیں افسوس اس کا ہے کہ اس سے زیادہ نہ کر سکے۔

پہلا سپاہی : تو جاؤ کھڑی ہو جاؤ دیوار سے لگ کر۔

سلمٰی : ہم دیوار سے لگ کر کیوں کھڑے ہوں؟ ہم بیچ صحن میں کھڑے ہوں گے اور تمھاری بندوقوں پر ہنسیں گے۔

پہلا سپاہی : تو چلو کھڑی ہو جاؤ اسی بات پر۔

(سلمٰی اور کشن کنور بیچ صحن میں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ پہلے سپاہی کے اشارے پر تین سپاہی ان سے تین چار قدم ہٹ کر اور ایک گھٹنے کو زمین پر ٹیک کر بندوقیں تانتے ہیں۔ بھاگ وتی چیخ مار کر سپاہیوں اور دونوں عورتوں کے بیچ آجاتی ہے، مگر غش کھا کر گر پڑتی ہے۔ سپاہی بندوقیں تانے رہتے ہیں، مگر انھیں فائر کرنے کا حکم نہیں ملتا۔ سلمٰی کے چہرے پر مسکراہٹ ہے اور وہ

بندوقوں کی طرف دیکھتی رہتی ہے۔ کشن کنور کی نظر آسمان کی طرف ہے، اس کے چہرے پر وجد کی کیفیت ہے۔ سپاہی فائر نہیں کرتے۔ یکبارگی پہلا سپاہی گھٹنوں پر گر جاتا ہے۔)

**پہلا سپاہی** : (ہاتھ جوڑ کر) ہماری خطا معاف کیجیے۔ ہم صرف اس کا یقین کرنا چاہتے تھے کہ آپ وہی ہیں جنھیں ڈھونڈ کر لانے کا ہمیں حکم دیا گیا تھا۔

(تقدیر کے اس انقلاب کو برداشت کرنا سلمیٰ اور کشن کنور کے بس میں نہیں۔ کشن کنور چیخ مار کر گر پڑتی ہے۔ سلمیٰ کی آنکھیں چڑھ جاتی ہیں۔ ہاتھ پاؤں جواب دے دیتے ہیں اور وہ زمین پر ڈھیر ہو جاتی ہے۔)

**رام سہائے مل** : ظالمو، اب کب تک ان بے چاریوں کو ستاؤ گے؟ ارے مارنا ہے تو ایک دفعہ مار دو۔

**پہلا سپاہی** : (انتہائی ندامت کے انداز میں) ہم انھیں تکلیف دینا نہیں چاہتے تھے، ان کے دل کی آرزو پوری کرنا چاہتے تھے۔ ہمیں جنرل بخت خاں نے انگریزی فوج کی وردیاں پہنا کر بھجوایا ہے کہ انھیں جلد از جلد تلاش کر کے ان کے پاس پہنچا دیں۔ ہم نے ان کو صحیح سلامت نہ پہنچایا تو ہمیں گولی ماردی جائے گی، یا انگریز ہی ہمیں پکڑ کر پھانسی دے دیں گے۔

(بھاگ وتی اس دوران میں اٹھ کھڑی ہوتی ہے اور کشن کنور اور سلمیٰ کے منہ پر پانی کے چھینٹے دیتی ہے اور ان کے سر سہلاتی ہے۔)

**بھاگ وتی** : اٹھو پیاری، تمھارے بخت خاں نے تمھیں بلایا ہے۔ اپنے پیاروں کا بدلہ لو اپنے ملک کی آبرو بڑھاؤ! (آہستہ آہستہ سلمیٰ اور کشن کنور کو ہوش آتا ہے۔ وہ اٹھ کر بیٹھتی ہیں۔ بھاگ وتی انھیں پانی پلاتی ہے۔)

**پہلا سپاہی** : آپ سے پھر آپ کے قدموں پر گر کر معافی مانگتا ہوں۔ (سلمیٰ، اور کشن کنور مسکرا دیتی ہیں) مگر ابھی ایک اور گستاخی کرنا ہے۔ ہم آپ کو شہر کے باہر صرف قیدی بنا کر لے جاسکتے ہیں۔ ہمیں آپ کی مشکیں کسنا ہوں گی اور گلے میں رسیاں باندھنا۔

(سلمیٰ اور کشن کنور ایک دوسرے کی طرف دیکھتی ہیں۔ پھر دونوں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ سپاہی جلدی جلدی ان کی مشکیں کستے ہیں اور گلے میں پھندا ڈالتے ہیں۔ پھر ایک سپاہی آگے، دو پیچھے اٹنشن ہو جاتے ہیں۔ پہلا سپاہی روانگی کا حکم دیتا ہے۔)

وجد: بے خودی کی حالت

آبرو: عزت

گستاخی: بے ادبی

مشکیں کسنا: دونوں ہاتھ پشت پر باندھنا

## 15.4 تلخیص

ڈراما 'آزمائش' 1857ء کے دلدوز تاریخی واقعات پر مبنی ہے۔ جنرل بخت خاں اور اس کی ہندوستانی فوجوں کی شکست ہو چکی ہے۔ بہادر شاہ ظفر گرفتار کیے جا چکے ہیں۔ انگریزوں کا دہلی پر قبضہ ہو جانے کے بعد پکڑ دھکڑ شروع

ماڈیول–II

نوٹس

ہو چکی ہے۔ رام سہائے مل بخت خاں کی ہندوتانی فوج کا وفادار سپاہی ہے۔ اپنی فوج کی شکست کے بعد گھر آتا ہے اور اپنی بیوی بھاگ وتی کو کسی کو پناہ نہ دینے کی تاکید کرتا ہے۔ ساتھ ہی اسے سلمٰی اور کشن کنور جیسی جہادی عورتوں کے ساتھ ایک عقیدت بھی ہے۔ اسی لیے جب بھاگ وتی اسے بتاتی ہے کہ وہ دونوں عورتیں اس کے گھر میں چھپی ہوئی ہیں، تو وہ انھیں گھر سے نکالنے کے بجائے بھاگ وتی کو ان کا خیال رکھنے کی ہدایت دیتا ہے۔

بھاگ وتی نے رام سہائے مل کے متعلق یہ خبر پھیلا رکھی تھی کہ وہ انگریز کمانڈروں سے بات کرنے کے سلسلے میں گھر سے باہر ہے۔ اس لیے اسے گھر میں چھپا رہنا چاہیے تھا، لیکن جب سپاہی ان عورتوں کو گرفتار کرنے آتے ہیں تو وہ باہر نکل آتا ہے اور انھیں چھوڑ دینے کی سفارش کرتا ہے۔ جب سپاہی سلمٰی اور کشن کنور کو پکڑ کر ان سے جرم کا اقرار کرواتے ہیں تو ان کے چہروں پر خوف کی کوئی جھلک نظر نہیں آتی بلکہ بڑی بہادری سے وہ اس بات کا اقرار کرتی ہیں کہ وہ لڑائی میں شریک تھیں اور دشمنوں کو مارا بھی ہے اور جب سپاہی انھیں مارنے کے لیے اپنی بندوقیں ان کی طرف کر دیتے ہیں، تو ان کے چہروں پر ایک فاتحانہ شان اور مسکراہٹ نظر آتی ہے۔

## متن پر مبنی سوالات 15.1

درست جواب پر صحیح (✓) کا نشان لگائیں:

1۔ رام سہائے مل نے کسی کو پناہ دینے سے بھاگ وتی کو کیوں روک دیا؟

(a رام سہائے مل انگریزوں کا وفادار تھا۔

(b وہ اپنے گھر میں کسی کو رکھنا نہیں چاہتا تھا۔

(c اسے پکڑے جانے کا خوف تھا۔

(d اسے بھاگ وتی پر بھروسہ نہ تھا۔

2۔ رام سہائے مل کی بات ماننے سے بھاگ وتی نے انکار کیوں کیا؟

(a بھاگ وتی عورتوں کو جمع کر کے ان سے باتیں کرنا چاہتی تھی۔

(b بھاگ وتی کا رام سہائے مل سے اختلاف تھا۔

(c پناہ لینے والی عورتیں اس کی دوست تھیں۔

(d بھاگ وتی ایک رحم دل عورت تھی۔

3۔ بھاگ وتی کو جب سپاہیوں نے پکڑ لیا تو

(a کشن کنور اور سلمٰی سپاہیوں کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئیں۔

(b سپاہیوں سے مقابلہ کر کے رام سہائے مل نے انھیں بھگا دیا۔

(c پچھلے دروازے سے سلمٰی اور کشن کنور باہر نکل گئیں۔

d) سلمیٰ اور کشن کنور کو رام سہائے مل نے برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔

4۔ اس ڈرامے میں کتنے نسوانی کردار ہیں؟

a) دو　　b) تین

c) چار　　d) پانچ

5۔ اس ڈرامے میں کتنے مرد کردار ہیں؟

a) چار　　b) پانچ

c) چھ　　d) سات

6۔ اس ڈرامے میں کل کتنے کردار ہیں؟

a) سات　　b) آٹھ

c) نو　　d) دس

7۔ بریکٹ میں دیے گئے لفظوں کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کریں۔

a) سپاہی، رام سہائے مل کے گھر.................................... کی تلاش میں آئے تھے۔

(سلمیٰ اور کشن کنور / رام سہائے مل اور بھاگ وتی)

b) سلمیٰ اور کشن کنور سپاہیوں کی اصلیت معلوم ہو جانے کے بعد.................................. ہو گئیں۔

(بہت خوش / بے ہوش)

c) بخت خاں کے سپاہی عورتوں کو.............................. لے گئے۔

(موٹر کار میں بٹھا کر / مشکیں کس کے اور گلے میں پھندا ڈال کر)

## 15.5 آپ نے کیا سیکھا

- ڈراما یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی کرنا، عملی طور پر پیش کرنا ہے۔
- ڈراما پڑھنے کے ساتھ ساتھ اسٹیج بھی کیا جا سکتا ہے۔
- ایسے ڈرامے بھی لکھے جاتے ہیں جو صرف پڑھنے اور سنانے کے لیے ہوتے ہیں مثلاً ریڈیائی ڈرامے۔
- ڈرامے کے اجزائے ترکیبی پلاٹ، کردار، مکالمے، منظر وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔
- اچھائی برائی اور جھوٹ کے تصادم کے علاوہ انسانی قدروں اور سیاسی، سماجی اور قومی مسائل بھی ڈرامے میں پیش کیے جاتے ہیں۔
- کسی ڈرامے کو کامیابی کے ساتھ اسٹیج کرنے کے لیے ضروری ہے کہ کرداروں کی تعداد کم ہو، مناظر کم ہوں، کم سامان کی ضرورت ہو، مکالمے آسان ہوں اور ڈائریکٹر (ہدایت کار) اپنے فن میں ماہر ہو۔

ماڈیول–II

نوٹس

- آغا حشر کاشمیری، امتیاز علی تاج، ڈاکٹر سید عابد حسین، کرشن چندر، سعادت حسن منٹو، راجندر سنگھ بیدی، پروفیسر محمد مجیب، پروفیسر محمد حسن اور حبیب تنویر اردو کے اہم ڈراما نگار ہیں۔
- اردو میں ڈرامے کا آغاز واجد علی شاہ کے ڈراموں سے ہوتا ہے۔
- ڈرامہ ''آزمائش'' کے ذریعہ 1857ء کے حالات کا علم ہوتا ہے۔
- انگریزوں کے مظالم کا اندازہ ہوتا ہے۔
- انگریزوں کے خلاف اس بغاوت میں ہندو اور مسلمانوں نے مل جل کر حصہ لیا تھا۔
- اس وقت کے ہندوستان کی فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔
- بغاوت کی اس جنگ میں عورتوں نے بھی مردوں کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

## 15.6 اختتامی سوالات

1۔ ڈراما ''آزمائش'' کے اس ایکٹ میں آپ کو کون سا کردار سب سے زیادہ پسند آیا اور کیوں؟
2۔ ڈرامے کے اجزائے ترکیبی کیا ہیں؟ ہر ایک کے بارے میں تین تین جملے لکھیے۔
3۔ آپ کے خیال میں اس ڈرامے کا اصل مقصد کیا ہے۔
4۔ افسانہ اور ناول کے مقابلے میں ڈراما حقیقت کے قریب کیوں ہوتا ہے؟
5۔ کسی ڈرامے کو کامیابی سے اسٹیج کرنے کے لیے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟
6۔ بھاگ وتی کے کردار کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
7۔ رام سہائے مل کے کردار پر روشنی ڈالیے۔
8۔ سلمٰی کے کردار میں کون سی خوبی ہے؟
9۔ اس ڈرامے کے پلاٹ پر چند جملے لکھیے۔
10۔ کسی ڈرامے میں اسٹیج کی کیا اہمیت ہوتی ہے؟

## 15.7 مزید مطالعہ

محمد مجیب کے کچھ اور ڈراموں کا مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مشہور ڈراما نگاروں مثلاً کرشن چندر، سعادت حسن منٹو، راجندر سنگھ بیدی، آغا حشر کاشمیری، محمد حسن وغیرہ کے ڈراموں کا مطالعہ کریں۔

## متن پر مبنی سوالات کے جوابات

1۔ (c)

ماڈیول–II

نوٹس

2- (d)

3- (a)

4- (b)

5- (d)

6- (d)

7- a) سلمیٰ اور کشن کنور۔

b) بے ہوش۔

c) مشکیں کس کے اور گلے میں پھندا ڈال کر لے گئے۔